

233436-کیا ایسی کوئی بات ہابت ہے کہ مدینہ منورہ میں رمضان کے روزے رکھنا ستر ماہ رمضان کے روزے رکھنے سے بہتر ہے؟

سوال

سوال: کیا یہ صحیح ہے کہ مدینہ منورہ میں رمضان کے روزے رکھنا دیگر شہروں میں ستر ماہ رمضان کے روزے رکھنے سے بھی بہتر ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

امام یہقی نے "شعب الایمان" (3852) میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ماہ رمضان کے روزے مدینہ میں رکھنے کا ثواب دیگر شہروں میں رکھنے سے ایک ہزار گناہ بہتر ہے، اور نماز جماعت مدینہ منورہ میں ادا کرنا دیگر جگہوں میں ادا کرنے سے ہزار گناہ بہتر ہے)

امام یہقی اسے روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں:

"اس کی سند سرے سے ضعیف ہے"

امام طبرانی نے اسے "الکبیر" (1144) میں بلال بن حارث سے روایت کیا ہے، اور اس کے بارے میں امام ڈہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ باطل ہے اور سند اندھیر نگری ہے" انتہی

"میزان الاعتدال" (473/2)

اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسے "العلل المتناہیة" (2/87) میں "قاسم بن عبد اللہ عن کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف عن نافع عن ابن عمر" کی سند سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

جبکہ قاسم بن عبد اللہ کو امام احمد اور ابن معین نے "لذاب" قرار دیا ہے۔

ویکھیں: "میزان الاعتدال" (3/371)

امام شافعی اس کے بارے میں کہتے ہیں:

"بھوٹے سر غنوں میں سے ایک ہے"

ویکھیں: "میزان الاعتدال" (3/407)

نیز البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو سلسلہ ضعیف (831) میں نقل کر کے کہا ہے کہ:  
"یہ روایت باطل ہے"

جبکہ یہ حدیث کہ: "مدینہ منورہ میں رمضان کے روزے رکھنا دیگر علاقوں میں ستر ماہ رمضان کے روزے رکھنے سے بہتر ہے" "ہمیں ان الفاظ کے ساتھ کہیں نہیں ملی، تاہم اسے شیخ عطیہ سالم رحمہ اللہ نے "شرح الاربعین النوویہ" (5/79) میں نقل کرتے ہوئے کہا: "ایک ضعیف روایت جو کہ "اذب الموارد" میں موجود ہے... "پھر انہوں نے اسے ذکر کیا ہے۔

اسی طرح ابن ماجہ: (3117) میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جوکہ میں ماہ رمضان پائے اور وہیں پر روزے رکھے اور جتنا اس سے ہو سکے رات کو قیام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے مکہ کے علاوہ دیگر شہروں کے ایک لاکھ رضانوں کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر دن کے بدلتے میں ایک غلام آزاد کرنے کا اور ہر دن کے بدلتے میں گھوڑے پر (مجاہد کو) سوار کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے، اور ہر روز ایک نیکی اور ہر رات ایک نیکی لکھ دیتا ہے) اس کے بارے میں البانی رحمہ اللہ "ضعیف ابن ماجہ" میں کہتے ہیں:  
"یہ روایت من گھڑت ہے"

دوم:

پہلے سوال نمبر: (38213) کے جواب میں گزرا چکا ہے کہ: کسی بجھے اور وقت کی فضیلت کے باعث وہاں کی گئی نیکی یا بدی میں بھی اضافہ ہوتا ہے، نیز یہ بھی گزرا چکا ہے کہ نیکیوں میں ہونے والا اضافہ مقدار اور معیار دونوں انداز سے ہوتا ہے جبکہ بدی میں ہونے والا اضافہ صرف معیار یعنی کیفیت میں ہوتا ہے۔

اس لیے کہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں روزے رکھنے کا مقام و مرتبہ دیگر بھگوں پر روزے رکھنے سے زیادہ ہے؛ کیونکہ یہ دونوں جھگیں معزز ترین ہیں۔

لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان بھگوں میں روزہ رکھنا دیگر بھگوں میں روزہ رکھنے سے ستر، یا ہزار یا اس سے کم و بیش گناہ زیادہ ہے؛ کیونکہ کسی بجھے پر ثواب کے کم یا زیادہ ہونے کی حد بندی کرنے کیلئے صحیح حدیث کا ہونا ضروری ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ایسے شرعی دلائل موجود ہیں جس میں کسی زمان یا مکان میں کیہے ہوئے اعمال کی فضیلت زیادہ ہو جانے کا بیان ہے، زمان کی مثال: رمضان المبارک اور عشرہ ذوالحجہ ہے، اسی طرح مکان کی مثال حرمین شریفین ہیں، چنانچہ کہہ اور مدینہ میں نیکیوں کا اجر بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں مตول ہے کہ آپ نے فرمایا: (میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد الحرام کے علاوہ دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے بھی بہتر ہے، جبکہ مسجد الحرام میں ایک نماز میری اس مسجد کی ایک سو نمازوں سے بہتر ہے) اسے احمد اور ابن جان نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

دیگر نیک اعمال کا ثواب بھی بڑھ جاتا ہے لیکن ان کے بارے میں کوئی حد بندی بیان نہیں کی گئی، حد بندی صرف نماز کے اجر سے متعلق ہے، چنانچہ دیگر عبادات مثلاً: روزہ، ذکر و اذکار، تلاوت قرآن، صدقہ وغیرہ کے بارے میں مجھے کسی ثابت شدہ نص اور دلیل کا علم نہیں ہے جس میں ان کے ثواب کی حد بندی بھی بیان کی گئی ہو، چنانچہ اجمالي طور پر اجر و ثواب کے زیادہ ہونے کے دلائل میں، معین مقدار کا ذکر نہیں ملتا" انتہی

"مجموع فتاویٰ ابن باز" (388/3)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"کسی بھی نیک کام کے اجر و ثواب کا اضافہ ایک توفیقی امر ہے، جس کیلئے دلیل چاہیے، یہاں قیاس کرنے کی کوئی بحاجت نہیں ہے، چنانچہ اگر کوئی دلیل مل جائے جس میں دیگر عبادات کے اجر و ثواب کی حد بندی ہو تو اس پر عمل ممکن ہے، تاہم یہ بات بھی یقینی ہے کہ کسی فضیلت والی جگہ یا وقت میں نیکی کرنے پر اس کا ثواب بڑھ جاتا ہے، جیسے کہ علمائے کرام رحمہم اللہ جمیعاً کہنا ہے کہ: "فضیلت والے مکان و زمان میں نیکیوں کا اجر بڑھ جاتا ہے، لیکن معین مقدار میں اجر زیادہ ہونے کی بات کرنے کیلئے دلیل کی چاہیے" انتہی

"الشرح لمختصر" (514/6)

واللہ علیم۔